اولاد کی تربیت اور
والدین کی ذمہ داریاں





اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔

(کنزالعمال، الجزء الاول، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اِس پہ ہے ناز مُجھ کو ہُوں تیرا غلام

اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الانام مُجھ سے عاصی کا بھی ناز بَرداَر ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

[1]... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخ کرمانی کی تربیت یافتہ بیٹی

حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے مُتّقی اور پرہیز گار تھے۔ آپ کی صاحبزادی جو حسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ نیک و پرہیز گار بھی تھی۔ جب شادی کے لائق ہوئی تو بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا مگر حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تین دن کی مہلت مانگی اور مسجد مسجد گُھوم کر کسی پارسا نوجوان کو تلاش کرنے لگے۔ ایک نوجوان پر آپ کی نگاہ پڑی، جس نے اچّھی طرح نماز ادا کی۔ شیخ نے اس سے پُوچھا: کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا نکاح کرنا چاہتے ہو؟ لڑکی قرآنِ مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند، خوبصورت اور نیک سیرت ہے۔ اس نے کہا: بھلا میرے ساتھ کون رشتہ کرے گا! حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں کرتا ہوں، یہ کچھ دِرہم رکھو! اور ایک درہم کی روٹی، ایک کا سالن اور ایک کی خُوشبو خرید لاؤ۔ اس طرح حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی نیک بیٹی کا نکاح اس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دولہا کے

گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ پانی کی صُراحی پر ایک سُوکھی روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اس نے پوچھا: یہ روٹی کیسی ہے؟ دولہا نے کہا: یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے اِفطار کے لئے رکھ لی تھی۔ یہ سُن کر وہ واپس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دُولہا بولا: مجھے معلوم تھا کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی: میں آپ کی مفلسی (Poverty) کے باعث نہیں بلکہ اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ پر آپ کا یقین بہت کمزور نظر آرہا ہے۔ مجھے تو اپنے والد پر حیرت ہے کہ اُنھوں نے آپ کو پاکیزہ خَصلت و صالح اور نیک کیسے کہہ دیا! دُولہا یہ سُن کر بہت شرمندہ ہوا اور اس نے کہا: اس کمزوری سے مَعذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا: اپنا عُذر آپ جانیں، البتہ! میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی جہاں ایک وَقت کی خوراک جمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جاکر روٹی خیرات کر دی۔

(روض الریاحین، الحکایۃ الثانیہ والتسعون بعد المائۃ، ص ۱۹۲، ملخصاً)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یا رسول اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے کہ زمانے کے مشہور ولیُّ اللہ حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی نُورِ نظر کی کس قدر بہترین انداز میں مدنی تربیت فرمائی تھی اور آپ کی تربیت یافتہ بیٹی کا توکُّل بھی کس قدر زبردست تھا کہ جو اپنے شوہر کے گھر میں مُناسب سہولیات اور مال و دولت کی کثرت نہ ہونے کی وجہ سے ناراض نہ ہوئیں بلکہ شکوہ کیا بھی تو اس بات کا کہ اِفطاری کیلئے روٹی بچا کر کیوں رکھی گئی؟ کیونکہ ان کے نزدیک یہ توکُّل کے خلاف تھا، اس شہزادی کو یہ مدنی سوچ ان کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مدنی تربیت کی بدولت ہی ملی

ہو گی کہ جو خود مُتقی و پرہیز گار اور خدا عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسہ رکھنے والے بُزرگ تھے۔ لہٰذا آپ نے اسی انداز پر اپنی بیٹی کی مدنی تربیت فرمائی اوران کیلئے عبادت گزار شخص کا اِنْتخاب فرمایا تاکہ تقویٰ و پرہیز گاری کی برکتیں ان کی نسلوں میں بھی منتقل ہوں، کیونکہ اگر انسان خود نیک ہو تو اس کی نیکیوں سے اس کی نسلوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ انسان کی نیکیوں سے اس کی اولاد اور اولاد، دَر اولاد کی اصلاح فرمادیتا ہے اوراس کی نسل اوراس کے پڑوسیوں میں اس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پردے اور امان میں رہتے ہیں۔

(درمنثور، ۴۲۲/۵، پ ۱۶، تحت الآیة ۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے (Society) میں اولاد کی تَرْبِیَت کے معاملے میں اِنتہائی غفلت کا مُظاہرہ کیا جاتا ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ والدین (Parents) خود تربیت یافتہ نہیں ہیں اور جو خود شرعی اَحکام سے ناواقف اور تربیت کا مُحتاج ہو تو وہ دوسروں کی تربیت کیسے کر سکتا ہے، لہٰذا جب ان آزاد خیال والدین کی بیٹیوں کے رشتے آنے لگتے ہیں تو والدین اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ لڑکا امیر و کبیر، مختلف دنیوی علوم و فنون کی ڈِگریاں رکھنے والا اور ماڈرن گھرانے سے تعلق رکھتا ہو نماز چاہے ایک نہ پڑھتا ہو، اگرچہ فاسق و فاجر (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) ہو، حرام روزی کماتا ہو، لوگوں کو دھوکہ دینے میں مشہور ہو، دِین کے ضروری مسائل بھی نہ آتے ہوں الغرض بے عملی کا نمونہ ہی کیوں نہ ہو جبکہ اگر کوئی ایسے لڑکے سے نکاح کا مشورہ دے کہ جس کی آمدنی (Income) تھوڑی ہو اگرچہ 100٪ فیصد حلال ہو، بیوی کے حقوق (Rights) ادا کرنے پر بھی قادر ہو، متقی و پرہیز گار اور دِیندار ہو، علم و عمل، شرم و حیا اور سنّتوں کا پیکر ہو، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰے کی دولت سے مالا مال ہو، امامِ مسجد، موذِّن، قاری یا مدنی ماحول سے وابستہ ہو تو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے متعلق اس طرح کے

جُملے کہے جاتے ہیں کہ ارے! اس سے شادی کرکے تو ہماری بیٹی بُھوکی مر جائے گی، گھر میں قید رکھے گا، سر سے پاؤں تک پردے میں رکھے گا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اچھے والدین ایسی نادانی ہر گز نہیں کرتے بلکہ وہ تو اپنی بہن بیٹیوں کے نکاح کیلئے ہمیشہ دِیندار شخص (Religious) کی تلاش میں رہتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی دِیندار شخص سے نکاح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں وہ شخص پیغامِ نکاح دے کہ جس کی دینداری اور اَخلاق تم کو پسند ہیں تو نکاح کردو، اگر یہ نہ کروگے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فساد برپا ہو جائیں گے۔ (ترمذی، ۲/۳۴۴، حدیث: ۱۰۸۶)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جب تمہاری لڑکی کے لیے دیندار عادات و اطوار کا درست لڑکا مل جائے تو صرف مال کی ہوَس میں اور لکھ پتی کے انتظار میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو، اس لیے کہ اگر مالدار کے انتظار میں لڑکیوں کے نکاح نہ کیے گئے تو اُدھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور ادھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے جس سے بدکاری پھیلے گی اور بدکاری کی وجہ سے لڑکی والوں کو شرمندگی ہوگی، نتیجہ یہ ہوگا کہ خاندان آپس میں لڑیں گے، قتل و غارت ہوں گے، جس کا آج کل ظہور ہونے لگا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۸ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم پر لُطف و کرم فرمانے والے، عطاؤں کی بارش برسانے والے اور بے شُمار نعمتوں سے نوازنے والے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑہا کروڑ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت اولاد بھی ہے، اولاد ایسی نعمت ہے کہ جس سے گھر میں خُوشیوں کا بسیرا ہوتا ہے، نیک اولاد ایسی نعمت ہے کہ والدین کے بڑھاپے (Old age) میں ان کا سہارا ہوتی ہے، اچھی اولاد ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی نجات کا سامان بنتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی کو اس نعمت سے نوازتا ہے تو والدین کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی مگر ساتھ ہی ساتھ ان کا امتحان بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اب یہ والدین پر ہے کہ وہ اولاد کی اسلامی

تربیت کرکے اس امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں۔ یاد رکھئے! عموماً بچے والدین کی عادات و کردار کی پیروی کرتے ہیں اگر والدین شریعت کے پابند اور حُصولِ علم کے شوقین ہوں تو ان کی نسلیں بھی نیکیوں کی راہ پر گامزن رہتی ہیں اور والدین کی نجات و بخشش اور نیک نامی کا سبب بنتی ہیں اور اگر والدین خود بُری عادتوں کے شکار ہوں تو اولاد میں بھی وہی بُرائیاں منتقل ہوجاتی ہیں اور ایسی اولاد سببِ نجات نہیں بلکہ سببِ ہلاکت بن جاتی ہے۔ **یاد رکھئے!** اولاد کی تربیت ماں باپ دونوں ہی کی ذمہ داری ہے مگر باپ کمانے کا بہانہ بناکر تربیتِ اولاد کی ساری ذِمّہ داری بچوں کی ماں پر ڈال کر خود کو بَرِیُ الذِّمہ سمجھ لیتاہے جبکہ بچوں کی ماں گھر کے کاموں کا عذر پیش کرکے تربیتِ اولاد کا اصل ذِمّہ دار اپنے شوہر کو قرار دیتی ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسی اولاد ہاتھوں سے نکل کر تمام گھر والوں کیلئے باعثِ زحمت بن جاتی ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے ملک و ملت اور مستقبل کے ان معماروں کو بچپن ہی سے نیک اور معاشرے کا باکردار فرد بنانے میں ہرگز سُستی نہ کریں کیونکہ بچپن میں جو سیکھا جائے، اس کے اثرات مضبوط اور دیرپا ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: اَلْعِلْمُ فِی صِغَرِہٖ کَالنَّقْشِ عَلَی الْحَجَرِ بچپن میں علم حاصل کرنا پتھر پر نقش کی طرح (پختہ) ہوتا ہے۔

(مجمع الزوائد، ۱/۳۳۳،حدیث:۵۰۱۵)

آیئے! تربیتِ اولاد کے بارے میں ہمیں تربیت کا ذہن دینے والے آقا، ہمیں اور ہماری اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مہکے مہکے 4 فرامین سنئے:

1. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے (جب) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پ۲۸ التحریم:۶) ترجَمۂ کنزالایمان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔

توصحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اپنے گھر والوں

کو کِس طرح آگ سے بچائیں ؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: انہیں ان کاموں کا حکم دو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں اور اُن کاموں سے مَنع کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہیں۔(دُرِّمنثور، ۸/۲۲۵)

2. ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تعلیم دو (۱) اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی محبت (۲) اہلِ بیت کی محبت اور (۳) قرآنِ پاک کی تعلیم۔(جامع صغیر، باب الھمزہ، حدیث: ۳۱۱، ص ۲۵)

3. ارشاد فرمایا: اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔(شعب الایمان، باب في حقوق الأولاد والأهلين، حدیث: ۸۶۵۸، ۶/۴۰۰)

4. ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنے بچے کو ایسا عطیہ نہیں دیا، جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، ۳/۳۸۳، حدیث: ۱۹۵۹)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اچھے ادب سے مراد بچے کو دیندار، متقی، پرہیز گار بنانا ہے۔ اولاد کے لئے اس سے اچھا عطیہ کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیز دِین و دنیا میں کام آتی ہے۔ ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دنیا سے نہ جائیں، انہیں دیندار بنا کر جائیں، جو خود انہیں بھی قبر میں کام آوے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردہ کو قبر میں ملتا ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/۵۶۵، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کی اسلامی تعلیم و مدنی تربیت کی جتنی ضرورت آج ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہ تھی کیونکہ آج ہر طرف شیطانی کاموں اور گناہوں کے آلات کی بھرمار ہے اور اولاد کو محض دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنے کا رجحان زور پکڑتا جارہا ہے، جبکہ پہلے کے دَور میں اولاد کے لئے دِینی تعلیم کو زیادہ حیثیت دی جاتی تھی، شاید یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں والدین کے ساتھ ساتھ ان کی اولاد بھی متقی و پرہیز گار اور فرمانبردار ہوتی تھی مگر اب دنیوی تعلیم کو ترجیح دی جانے لگی ہے،

یہی وجہ ہے کہ انگلش میڈیم اسکولوں میں بھاری فیسوں کی ادائیگی اور ہر آسائش وسہولیات کی فراہمی اس لیے کی جاتی ہے کہ بچوں کا دُنیوی مستقبل روشن ہو جائے، اچھی نوکری (Job) لگ جائے، خوب بینک بیلنس جمع ہو جائے حتّٰی کہ اس مقصد کی تکمیل کیلئے والدین اپنی اولاد کو بیرونِ ملک پڑھنے کیلئے بھی بھیج دیتے ہیں۔ یوں دُنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بچہ پکا دنیا دار، اچھا بزنس مین اور فیشن کا نمونہ تو بن جاتا ہے مگر نیک اور باعمل مسلمان نہیں بن پاتا۔

اولاد کی تربیت کا ذہن دینے کیلئے مسلمانوں کو چوٹ کرتے ہوئے حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمانوں میں یہ طریقہ ہے کہ بچپن میں اپنی اولاد کے اخلاق و آداب کا خیال نہیں رکھتے۔ غریب لوگ تو اپنے بچّوں کو آوارہ لڑکوں کے ساتھ کھیلنے کُودنے کی اجازت دیتے ہیں اور ان کی تعلیم کا زمانہ خراب صحبتوں اور کھیل کُود میں برباد کر دیتے ہیں، وہ بچّے یا تو جوان ہو کر بھیک مانگتے پھرتے ہیں یا ذِلّت کی نوکریاں کرتے ہیں یا چور ڈاکو اور بدمعاش بن کر اپنی زندگی جیل خانہ میں گزار دیتے ہیں اور مال دار لوگ اپنے بچّوں کو شروع سے شوقین مزاج بناتے ہیں، انگریزی بال رکھانا، فضول خرچ کرنا سکھاتے ہیں۔ ہر وقت بوٹ و سوٹ وغیرہ پہناتے ہیں، پھر اپنے ساتھ سنیما اور ناچ کی مجلسوں میں انہیں شریک کرتے ہیں، جب یہ نونہال کچھ ہوش سنبھالتا ہے تو اس کو کلمہ تک نہ سکھایا، کالج یا سکول میں ڈال دیا۔ زِیادہ خرچ کرنا، فیشن ایبل بننا سکھایا گیا۔ خراب صحبتوں سے صحت اور مذہب دونوں برباد ہو گئے، اب جب نونہال کالج سے باہر آئے تو اگر خاطر خواہ نوکری مل گئی تو صاحب بہادر بن گئے کہ نہ ماں کا ادب جانیں نہ باپ کو پہچانیں، نہ بیویوں کے حقوق کی خبر، نہ اولاد کی پرورش سے واقف، ان کے ذِہن میں اعلیٰ ترقی یہ آئی کہ ہم کو لوگ انگریز سمجھیں، بھلا اپنے کو دوسری قوم میں فنا کر دینا بھی کوئی ترقی ہے! اگر کوئی معقول جگہ نہ ملی تو ان بیچاروں کو بہت مصیبت پڑتی ہے کیوں کہ کالج میں خرچ کرنا سیکھا۔ کمانا نہ سیکھا، کھلانا نہ سیکھا، اپنا کام نوکروں سے کروانا سیکھا، خود کرنا نہ سیکھا اب یہ لوگ کالج

کی سی زندگی گزارنے کیلئے شریف بدمعاش ہو جاتے ہیں یا جعلی نوٹ بنا کر زندگی جیل میں گزارتے ہیں یاڈاکو بدمعاش بنتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں۔ جو بچّے پرورش کے زمانے میں اچھی صحبتیں نہیں پاتے وہ جوان ہو کر ماں باپ کو بہت پریشان کرتے ہیں، ہم نے بڑے فیشن ایبل صاحبزادوں کے ماں باپ کو دیکھا ہے کہ وہ روتے پھرتے ہیں، مفتی صاحب تعویذ دو جس سے بچہ کہنا مانے، ہمارے قبضے میں آئے۔ مگر دوستو! فقط تعویذ سے کام نہیں چلتا کچھ ٹھیک عمل بھی کرنا چاہیے۔ (اسلامی زندگی، ص۲۹، ۳۰)

مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں انہیں نیک تو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ بویا تو کچھ اور تھا مگر جب کاٹنے کی باری آئی تو کچھ اور نکلا، بس یہی مثال اولاد کی ہے کہ والدین اولاد کی اسلامی طریقے سے تربیت نہیں کرتے مگر پھر بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ **"ہمارے بچے بھی نیک پرہیز گار بنیں، والدین کے فرمانبردار بنیں، مُعاشرے میں عزّت داراور پاکیزہ کردار والے بنیں"** جب نتیجہ اس کے خلاف آتا ہے تو کافی دیر ہو چکی ہوتی ہے، اس وقت والدین اگر اصلاح کی کوشش کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر پاتے۔ بِگڑی ہوئی اولاد سے بیزار والدین اگر ٹھنڈے دل سے ان کے بگڑنے کے اسباب پر غور کریں تو انہیں اس میں اپنا قُصور زیادہ نظر آئے گا، مثلاً بچہ اگر کام کاج نہ کرے یا اس معاملے میں سُستی کا مظاہرہ کرے، اسکول یا کوچنگ سینٹر (Coaching Center) کی چھٹی کرلے یا تاخیر سے جائے، پڑھائی میں چور ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دنیوی معاملات میں اگر مگر سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو والدین ٹھیک ٹھاک کلاس لیتے، کھری کھری سُناتے، گھنٹوں گھنٹوں لیکچر دیتے ہیں، حتّٰی کہ مارپیٹ سے بھی

گُریز نہیں کرتے لیکن اگر بچہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کرلے یا تاخیر سے جائے، موبائل فون واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے نا محرموں سے میل جول رکھے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سُنے، نت نئے فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروا نہ کرے، شراب پیئے، جُوا کھیلے، جھوٹ بولے، غیبتیں کرے، ناجائز فیشن اپنائے، داڑھی منڈوائے یا ایک مُٹّھی سے گھٹائے، بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھے، فُضول کاموں میں پیسہ اُڑائے، الغرض طرح طرح کی بُرائیوں میں مبتلا ہو تو ان مُعاملات میں پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے بلکہ والدین کی پیشانی پر بَل تک نہیں آتے۔ اولاد کی مدنی تربیت نہ کرنے کے سبب والدین (Parents) کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں ایک عبرت انگیز حکایت سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چنانچہ

کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟

تَنبِیہُ الغافِلین میں ہے کہ ''سَمَرقَند'' کے ایک عالِم دین حضرت سیِّدُنا اَبُو حَفْص رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ''میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے۔'' اُنہوں نے حیرت سے پوچھا: کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! ایسا ہی ہوا ہے۔ حضرت سیِّدُنا اَبُو حَفْص رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ نے دریافت کیا: کیا آپ نے اسے دِینی علم و ادب سکھایا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: قرآنِ کریم سکھایا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: تو وہ کیا کرتا ہے؟ اُس نے بتایا: کھیتی باڑی کرتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابُو حفص رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جانتے ہیں کہ اُس نے آپ کو کیوں مارا ہے؟ کہا: نہیں۔ آپ نے اِصلاح کی خاطر اُس پر چوٹ کرتے ہوئے فرمایا: شاید وہ صُبح کے وَقت گدھے پر سُوار ہو کر جب کھیت کی طرف جارہا ہو گا، بَیل (Bull) اُس کے آگے اور کُتّا (Dog) اُس کے پیچھے ہو گا، قرآنِ پاک تو اُسے پڑھنا آتا نہیں کہ کچھ روحانیّت نصیب ہوتی بس یوں ہی غفلت میں کچھ

گُنگُنا رہا ہو گا، ایسے میں آپ اُس کے سامنے آ گئے ہوں گے، اُس نے سمجھا ہو گا کہ بَیل آڑے آ گیا ہے اور اُس کو ہانکنے کیلئے سر پر کوئی چیز دے ماری ہو گی! شکر کیجئے کہ آپ کا سر نہیں پھٹا۔ (تَنبِیهُ الْغافِلین، ص ٦٨)

آیئے! اب ایک روایت سُنئے اور اولاد کی مدنی تربیت کا ذہن بنایئے۔

پہاڑ برابر نیکیاں کام نہ آئیں

(بروزِ قیامت) ایک شخص کے بیوی بچے بار گاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں حاضِر ہو کر فریاد کریں گے کہ اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اِس شخص سے ہمارا حق دِلوا کیونکہ اس نے ہمیں ہمارے دِین کے اَحکام نہیں سکھائے اور یہ ہمیں حرام کِھلاتا تھا لیکن ہم لاعِلم تھے۔ لہٰذا اُس شخص کو حرام روزی کے سبب اس قدَر پِیٹا جائے گا کہ اُس کا گوشت جھڑ جائے گا، پھر اُسے میزان (یعنی ترازو) کی جانب لایا جائے گا، فِرِشتے اُس کی پہاڑ کی مثل نیکیاں لائیں گے تو اَہل وعِیال میں سے ایک شخص اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا۔ دوسرا بڑھے گا وہ بھی اُس کی نیکیوں سے اپنی کمی پوری کریگا۔ (اس طرح اُس کی ساری نیکیاں اس کے گھر والے لے لیں گے) اب وہ اپنے گھر والوں کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا: میری گردن پر صرف اِن گناہوں کا بوجھ رہ گیا ہے جو میں نے تم لوگوں کی خاطِر کیے۔ فرشتے اِعلان کریں گے: یہ وہ شخص ہے جس کی ساری نیکیاں اُس کے بال بچے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنم میں داخِل ہوا۔

(قُرَّۃُ العیون، الباب الثامن فی عقوبۃ قاتل النفس وقاطع الرحم، ص ۴۰۱ ملخصاً)

تُوبُوْا اِلَی اللہ　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے　　اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو والدین اپنی اولاد کی مدنی تربیت نہیں کرتے تو انہیں کیسی شرمندگی و رُسوائی کا سامنا ہوتا ہے۔ لہٰذا اچھے والدین ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی

اولاد کو قرآنِ کریم سے مَحبَّت اور اس کے احکام پر عمل کرنا سکھائیے۔

صَدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب سے مُقَدَّم یہ ہے کہ بچّوں کو قرآنِ مجید پڑھائیں اور دِین کی ضَروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نماز و طہارت خرید و فروخت اور اُجرت و دیگر مُعامَلات کے مسائل جن کی روز مرّہ حاجت پڑتی ہے اور ناواقفی سے خلافِ شَرع عمل کرنے کے جُرم میں مبتَلا ہوتے ہیں اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچّے کو عِلم کی طرف رُجحان (Interest) ہے اور سمجھ دار ہے تو علمِ دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استِطاعت نہ ہو تو درست عقائد اور ضروری مسائل سکھانے کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۲۵۶، ملخصًا) لڑکی کو بھی عقائد وضَروری مسائل سِکھانے کے بعد کسی عورت سے سِلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضَرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر اُمورِ خانہ داری میں اُس کو سلیقے ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کرسکتی ہے بد سلیقہ نہیں کرسکتی۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۲۵۷)

حضرتِ علّامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقل فرماتے ہیں: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اَولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو دِین کی تعلیم دیں، اچّھی باتیں سکھائیں اور اُس ادب و ہُنر کی تعلیم دیں جس کے بِغیر چارہ نہیں۔ (تفسیرِ قُرطبی، ۱۴۸/۹)

آج فتنوں سے بھرپور اس زمانے میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے والدین موجود ہیں جو شریعت کے حکم پر اپنا سر جھکا کر ہمت و حوصلے کے ساتھ معاشرے کے طعنوں کو برداشت کرتے ہوئے اولاد کی اصلاح اور ان کی اسلامی طریقے سے مدنی تربیت کر کے اپنی اور ان کی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان مدنی ذہن رکھنے والوں کی اولاد میں کوئی حافظِ قرآن بنتا ہے، کوئی قاریِ قرآن بننے کی سعادت پاتا ہے، کوئی نیکی کی دعوت عام کرنے والا مبلغِ دعوتِ اسلامی بنتا ہے، تو کوئی عِلْم

دِیْن کی روشنی پھیلانے والا عالمِ دین اور مفتی بن کر اُمَّتِ محبوب کی شرعی رہنمائی کرتا ہے۔ جن ماں باپ کے بچے اس انداز سے دِین کی خدمت کررہے ہوں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر و انجینئر وغیرہ بنانے کے فوائد (Benefits) محض دنیا تک ہی محدود ہوتے ہیں جبکہ نیک اولاد والدین کی وفات کے بعد بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کرسکتی تو وہ پوچھیں گے، ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔ (مستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه الخ، رقم: ۲۱۳۲، ۲/۲۷۸) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے یہ مرتبہ کیسے ملا؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة، حدیث: ۲۳۵۴، ۱/۴۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین ان فضائل کو اسی صورت میں پاسکتے ہیں جب خود علم و عمل اور سنّتوں کے پیکر، خوفِ خدا رکھنے والے اور علمِ دین سے محبّت رکھنے والے ہوں گے۔ اگر ہم بھی ان صفات کے حامل بنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں ہماری آنے والی نسلیں بھی اسی راہ پر گامزن رہیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

"VCD اجتماع"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو

"**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**" کا مدنی ذہن دینے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تعلیم وتربیت کا بھی خصوصیت کے ساتھ ذہن عطا کرتی ہے لہٰذا والدین کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے کی نیت فرمائیں۔12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "**VCD اجتماع**" بھی ہے۔ جس میں شریک ہو کر اسلامی بھائی اجتماعی صورت میں سُنّتوں بھرا بیان دیکھ یا سُن کر علمِ دین کی دولت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی صُورت میں علمِ دین سیکھنے کی بڑی برکتیں ہیں چنانچہ

راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العباد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تمہارا گُزر جنَّت کی کیاریوں پر سے ہو تو اس میں سے کچھ نہ کچھ چُن لیا کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، جنَّت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: ذِکر کے حلقے۔(ترمذی،کتاب الدعوات، باب۸۷، ۵/۳۰۴،رقم: ۳۵۲۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ VCD اجتماع میں شرکت کی بدولت کئی عاشقانِ رسول کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب VCD اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا

صوبہ پنجاب (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں مُعاشَرے کا بگڑا ہوا نوجوان تھا اور دن بدن گُناہوں کی دلدل میں دھنستا ہی چلا جارہا تھا۔ میری اِصلاح کی صورت اس طرح بنی کہ ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران نے **VCD اجتماع** کی ترکیب بنائی۔ میں بھی اس VCD اجتماع میں شریک ہوا۔ جب میں نے دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی سُنَّتوں بھرے اجتماع کے رُوح پرور مناظر دیکھے تو بہت مُتأثر ہوا اور جب 27 ویں شبِ رمضان کو ہونے والے امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رِقّت انگیز بیان کا کچھ حصّہ سُنا تو مجھے اپنے سابِقہ اندازِ زندگی سے وحشت محسوس ہونے

لگی، جُوں جُوں بیان سُنتا گیا میرے دل کی دُنیا بدلتی چلی گئی۔ بالآخر میں نے اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِبد سے سدا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنا ئے رکھو سدا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش، ص۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تربیتِ اولاد کے حوالے سے بزرگانِ دین اور پہلے کے مسلمانوں کا کردار ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے کیونکہ یہ حضرات تربیتِ اولاد کے طریقوں سے بخوبی واقف اور اولاد جیسی نعمت کے صحیح معنوں میں قدردان ہوتے تھے کہ خود ان کی پرورش بھی تو کسی نیک سیرت والدین کی آغوش میں ہوئی تھی، یہ حضرات خود بھی نیکیوں کے حریص ہوتے اور اپنی اولاد کو بھی نیکی کی راہ پر گامزن رہنے کی ترغیب دلاتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد ان کی مُطیع و فرمانبردار، آنکھوں کا چین، دل کا سُرُور ہوتی اور معاشرے میں ان کا نام روشن کرتی تھی۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 ایمان افروز واقعات سنتے ہیں اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پُھول اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجاتے ہیں۔

دیہاتی عورت کی نصیحت:

امام اصمعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہی تھی: بیٹا! عمل کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ ❀ چغلی کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ دو قبیلوں میں دُشمنی ڈال دیتی ہے، دو ستوں (Friends) کو جُدا کر دیتی ہے ❀ لوگوں کے عیب کی ٹوہ میں رہنے سے بچو کہ کہیں تم بھی عیب دار نہ

ہو جاؤ ❀عبادت میں دِکھاوانہ کرنا ❀مال خرچ کرنے میں بخل سے بچتے رہنا ❀دوسروں کے اَنْجام سے سبق حاصل کرنا ❀لوگوں کا جو عمل تمہیں اچھا لگے اس پر عمل کرنا اوران میں جو کام تمہیں بُرا لگے اس سے بچتے رہنا کیونکہ آدمی کو اپنے عیب (Fault) نظر نہیں آتے۔ پھر وہ عورت خاموش ہو گئی تو میں نے کہا کہ اے دیہاتی عورت! تجھے خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مزید نصیحت کرو۔ اس نے پوچھا: اے شہری! کیا تجھے ایک دیہاتی کی باتیں اچھی لگی ہیں؟ میں نے کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اچھی لگی ہیں۔ تو وہ بولی کہ ❀ بیٹا! دھوکا دہی سے بچتے رہنا کیونکہ تُو لوگوں سے جو معاملات کرتا ہے دھوکا دینا ان میں سب سے بُرا ہے۔ ❀ سخاوت، ❀ علم، ❀ تواضع اور ❀ حیا کو اپنا لینا اور اب میں تجھے خدا عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرتی ہوں، تم پر سلامتی ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم کرے ❀ یاد رکھو کہ غیبت کرنا حالتِ اسلام میں 30 مرتبہ بدکاری کرنے سے بھی سخت گناہ ہے۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ۲۴۹)

غیبت و چغلی کی آفت سے بچیں یہ کرم یا مصطفیٰ فرمایئے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاجدارِ مدنی انعامات اور تربیتِ اولاد

مبلغِ دعوتِ اسلامی و رُکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو جُنید زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچّوں کی امّی کا بیان کچھ یوں ہے کہ مرحوم اپنی اولاد سے بَہُت پیار کرتے تھے، بیٹیاں گھر آتیں تو مصروفیات کے باوُجود ان سے ملنے گھر آتے تھے۔ گھر میں جب کسی کی غَلَطی کی اِصلاح کرتے ہوئے لہجہ تھوڑا سخت کرتے تو ساتھ میں وضاحت بھی کر دیتے کہ **''میں آخِرت میں نَجات اور آپ لوگوں کے فائدے کے لئے سمجھا رہا ہوں۔''** کھانا کھاتے وَقْت بچوں کے ذریعے دُعائیں پڑھواتے اور سنّت کے مطابق کھانا کھانے کی ترکیب کیا کرتے۔ حتَّی الامکان بیٹوں کو نماز کے لئے ساتھ لے جایا کرتے، مَدَنی

قافلے میں سفر کے لئے جاتے تو **نماز** کی تاکید کر کے جاتے اور سفر کے دوران بھی S.M.S کے ذَرِیعے معلومات کرتے کہ نماز ادا کرلی ہے یا نہیں؟ بیماری کی حالت میں بھی اپنے بڑے شہزادے سے فرمایا: جیسے ہی میری طبیعت بحال ہوئی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہم دونوں مَدَنی قافلے میں سفر کریں گے۔ شہزادے کو موبائل لے کر دینے سے منع کرتے ہوئے ذِہن بنایا کہ چُونکہ امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه نے بچّوں کو موبائل لے کر دینے سے منع فرمایا ہے اس لئے میں آپ کو موبائل لے کر نہیں دوں گا۔(محبوب عطار کی 122 حکایات، ص ۱۳ ابتغیر)

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش، ص ۴۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایات میں والدین اور اَولاد دونوں کے لئے سبق آموز مدنی پھول موجود ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اچھے والدین اولاد کی مدنی تربیت سے کبھی غافل نہیں ہوتے بلکہ انہیں نصیحت کے مدنی پھولوں کی خوشبو سے مہکائے رکھتے اور ان کی اِصلاح کی کوشش کرتے ہیں، اگر وہ خود نمازی، مدنی قافلوں کے مسافر، مدنی انعامات اور سُنّتوں کے عامل ہوں تو اپنے بچوں کو بھی ان مدنی کاموں کی ترغیب دلاتے اور ان سے پوچھ گچھ کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ بہر حال اب یہ فیصلہ والدین کو کرنا ہے کہ وہ تربیتِ اولاد کا فریضہ سرانجام دے کر اولاد کو اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سبب بناتے ہیں یا پھر اُنہیں کھلی آزادی دے کر اپنی آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔

نیک اولاد کی ، داد فریاد کی خاطر آؤ چلیں، قافِلے میں چلو
قلب بھی شاد ہو،گھر بھی آباد ہو پاؤ گے راحتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِسالہ "اولاد کے حقوق"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کی تربیت اچھے انداز میں کرنے اوراس کے حقوق کے بارے میں اہم معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "**اولاد کے حقوق**" کا اوّل تا آخر مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔اس رِسالے میں احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اولاد کی پیدائش سے لیکر زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ آج ہی مکتبۃ المدینہ کے بستے سے اس رسالے کو ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور زیادہ تعداد میں خرید کر دوسروں کو تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال کا بچوں پر منفی اثرات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنٹرنیٹ اور سوشل میڈیا(Social Media) کے جو اَخلاقی ومُعاشَرَتی نُقصانات ہیں ہر عقل مند شخص ان سے بخوبی واقف ہے،ایک وقت تھا کہ ٹی وی اور سنیما کے مُضِر اَثَرات اور بھیانک نتائج مُعاشَرے (Society) کیلئے اِنْتِہائی پریشان کُن تھے اور ٹیلی ویژن کو صِحَّت کیلئے سب سے زیادہ نُقصان دہ قرار دیا گیا تھا، مگر آج موبائل اور اِنٹرنیٹ سب سے زیادہ صِحَّت کو خراب اور اَخْلاق کو تباہ وبرباد کررہے ہیں۔ والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچّوں کی نقل وحرکت پر توجّہ رکھنے کے ساتھ حکمتِ عملی سے اُن کی مدنی تَرْبِیَت بھی کریں، بالخصوص جو بچّے ابھی چھوٹے ہیں خُدارا اُنہیں موبائل اور اِنٹرنیٹ کے زوردار سیلاب سے بچائیں، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن نونہالوں کا کردار ابھی سے داغ دار ہوجائے۔ اگر ایسا ہوا تو یقین جانئے کہ پھر اولاد اور والدین دونوں کو ہر جگہ ذِلّت ورُسوائی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ بچوں کو مُعاشرے کا اچھا اور نیک مسلمان بنانے کیلئے خُود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور اپنے بچّوں کو بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رکھئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں قرآن وسنّت کے مُطابِق دِینی اور اَخلاقی تَربِیَت کی طرف بھرپُور توجّہ دی جاتی ہے لہٰذا اپنے چھوٹے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو مدرسۃُ المدینہ یا دارالمدینہ میں اور بڑوں کو جامعۃ المدینہ میں داخل کروایئے اور باعمل حافظِ قرآن اور عالمِ دِین بنایئے۔

جامعۃ المدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دینِ متین کے 103 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک شعبہ "**جامعۃ المدینہ آن لائن**" بھی ہے، جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت **آن لائن 4 سالہ درسِ نظامی کورس** کروایا جاتا ہے، درجے کا دورانیہ روزانہ تقریباً 1 گھنٹہ ہے۔❀**شعبہ آن لائن کورسز** کے تحت تقریباً 22 کورسز کروائے جارہے ہیں جن میں **چند کورسز کے نام اور اجمالی تعارف** سُنیے: ❀**تفسیرِ قرآنِ کریم** پر 2 طرح کے کورسز ہیں ایک جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر "**تفسیرِ صِرَاطُ الْجِنَان**" مکمل پڑھائی جاتی ہے اور اس کورس کا نام بھی "**تفسیرِ صِرَاطُ الْجِنَان**" ہے، اس کی مدت تقریباً **26 ماہ** ہے۔❀دوسرا کورس **فیضانِ تفسیر** کے نام سے ہے جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر اِجمالاً پڑھائی جاتی ہے، اس کی مدت تقریباً 92 دن ہے❀**فیضانِ بہارِ شریعت کورس**: اس کورس میں عالم بنانے والی کتاب **بہارِ شریعت** 12 ماہ میں تقریباً پوری پڑھائی جاتی ہے۔❀**فقہ و عقائد کورس**: اس کورس کی مدت بھی 12 ماہ ہے، اس میں عقائد و فقہ کی مختلف کتب پڑھائی جاتی ہیں اور فرض علوم سکھائے جاتے ہیں۔❀**نماز کورس** اور **طہارت کورس**: ان دونوں کورسز میں **نماز اور طہارت کے مسائل** تفصیلاً پڑھائے جاتے ہیں۔ ان دونوں کورسز کی مدت 63 دن ہے۔❀**فیضانِ حج اور فیضانِ عمرہ کورس**: زائرینِ حرمینِ طیبین کے لئے بہت سے شاندار کورسز ہیں جن میں **حج اور عمرہ** کے تفصیلی احکام اور طریقہ سکھایا جاتا ہے، ان کورسز کی مدت تقریباً **ایک ماہ اور روزانہ درجے کا دورانیہ تقریباً 30 منٹ ہے**

❀**نیو مسلم کورس** : اسلام قبول کرنے والے نیو مسلمز (New Muslims) کے لئے لاجواب کورس ہے، اسکی مدت **72 دن** ہے۔❀**سنت نکاح کورس**: شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افراد کے لئے بہت شاندار کورس ہے، جس میں نکاح کے مسائل، زوجین کے حقوق، گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟ اور بہت کچھ اس کورس میں شاملِ نصاب ہے، اسکی مدت 30 دن ہے۔

❀**ان کورسز کے علاوہ مزید یہ کورس بھی کروائے جاتے ہیں:**

❀فیضانِ فرض علوم کورس❀تجہیز و تکفین کورس❀فیضانِ رمضان کورس ❀فیضانِ زکوۃ کورس❀فیضانِ تصوف کورس ❀عربی گرائمر کورس❀فیضانِ شمائلِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کورس ❀ احکامِ قربانی کورس وغیرہ ان میں سے اکثر کورسز کے درجے کا دورانیہ روزانہ 30 منٹ اور کچھ کا 1 گھنٹہ ہے۔علمِ دین کے خواہش مند عاشقانِ رسول کے لئے ان کورسز کے ذریعے علمِ دِین حاصل کرنے کا سنہری موقع ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈیپارٹمنٹ (Department) کے آپشن (Option) میں جاکر مدرسۃ المدینہ آن لائن سے اس کا داخلہ (Admission) فارم پُر (Fillup) کریں اور علمِ دین کا خزانہ حاصل کریں۔ان موبائل نمبرز سے بھی مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔0333-5252625***0321-2799484

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! عِلْمِ دِین سے دُوری کے باعث ہمارے معاشرے میں بعض والدین ایسے بھی ہیں کہ خود تو نیکیوں سے محروم رہتے ہی ہیں، اس کے ساتھ اپنی اولاد کو بھی اپنے نقشِ قدم پر چلانے کی کوشش کرتے ہیں اگر خوش قسمتی سے ان کے بچے نیکی کے راستے پر چل نکلیں تو بد قسمتی سے ایسے والدین ان کی حوصلہ شکنی کرتے، مذاق اُڑاتے، مختلف طریقوں

سے ستاتے اوراس راہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں، یوں روز روز کے طعنوں سے تنگ آکر بسا اوقات بچہ بھی بُرائی کے راستے پر چل پڑتا ہے اور بُرے لوگوں کی صحبت میں رہ کر ان کی عادات واطوار اپنالیتا ہے گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا اور نشے کی بُری لَت میں پڑکر اپنی دنیاوآخرت برباد کر لیتا ہے۔ آیئے! اس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چُنانچِہ

ایک دلخراش واقعہ

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** صفحہ نمبر 546 پر فرماتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ (زم زم نگر حیدر آباد، بابُ الاسلام سندھ پاکستان کا) ایک نوجوان غالِبًا 1988ء میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوا۔ نَمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ چِہرے پر داڑھی شریف سجالی، سر پر عِمامہ شریف اپنی بہاریں دکھانے لگا۔ اُس نے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا بھی شُروع کردیا۔ اُس کا تعلُّق ایک ماڈَرن اورامیر گھرانے سے تھا، گھر والوں کو اُس کی زندگی میں آنے والا مَدَنی انقِلاب سمجھ میں نہ آیا، چُنانچِہ اس کی مُخالَفت شُروع ہوگئی، طرح طرح سے اُس کی دل آزاریاں کی جاتیں، سنّتوں پر چلنے کی راہ میں رُکاوٹیں کھڑی کی جاتیں اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا۔ وہ کبھی کبھار بے بس ہو کر فریاد کرتا کہ مجھے اس مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے، مگر اُس کی کسی نے نہ سُنی۔ مخالَفت کا یہ سلسلہ تقریبًا تین سال تک چلتا رہا بِالآخِر تنگ آکر اُس نے گھر والوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور داڑھی شریف مُنڈوا کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو "خیر آباد" کہہ دیا۔ بڑے بھائی چُونکہ ڈاکٹر تھے اس لئے اِسے بھی ڈاکٹر بننے کے لئے سردار آباد، فیصل آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک میڈیکل کالج میں داخِل کروادیا گیا۔ جہاں وہ ہاسٹل (اِقامت گاہ) میں بُری صحبت کی نُحوستوں کا شکار ہو کر

چَرَس پینے لگا اور سخت بیمار ہوگیا، گھر والے اُسے واپَس زم زم نگر، حیدر آباد لے آئے۔ والِد صاحِب نے علاج پر لاکھوں روپے خرچ کرڈالے مگر نہ صحتیاب ہوا نہ ہی سُدھرا بلکہ اب وہ ہیروئن کا نَشہ کرنے لگا۔ کثرت سے نشہ کرنے کی وجہ سے وہ سُوکھ کر کانٹا ہوگیا، دانتوں کی سفیدی غائِب ہوکر ان پر کالک کی تہ چڑھ گئی اور اُس کی حالت پاگلوں کی سی ہوچکی ہے۔ اللہ کی رَحمت سے اب والِد صاحِب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوچکے ہیں، اور بے چارے بَہُت پچھتا رہے ہیں کہ کاش! اُس وقت مجھے دعوتِ اسلامی کی اَہَمِّیَّت سمجھ میں آجاتی اور میں اپنے بیٹے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرتا تو شاید آج مجھے یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ مگر **"اب پچھتائے کیا ہُوَت جب چِڑیاں چُگ گئیں کھیت۔"**

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اولاد کی اسلامی اصولوں کے مُطابق مدنی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاربّ بچا لے تُو مجھے نارِ جحیم سے
اولاد پہ بھی بلکہ جہنم حرام ہو

(وسائلِ بخشش، ص۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے "تربیتِ اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں" کے بارے میں بیان سننے کی سعادت حاصل کی۔

1. والدین کی اچھی تربیت اولاد کو اچھا اور بُری تربیت بُرا بنا دیتی ہے۔
2. نیک اولاد دنیا میں راحت اور آخرت میں باعثِ نجات ہوتی ہے۔
3. اچھے والدین تربیتِ اولاد سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔
4. اچھے والدین اولاد کو بددعا نہیں دیتے۔

5. انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا اولاد کی صحت اور اخلاق کو خراب کر رہے ہیں۔
6. اولاد کی مدنی تربیت کے معاملے میں کبھی بھی سُستی و کوتاہی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔
7. نیک اولاد ایسی نعمت ہے کہ والدین کے بڑھاپے (Old age) میں ان کا سہارا ہوتی ہے، اچھی اولاد ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی نجات کا سامان بنتی ہے۔
8. بچوں کی مدنی تربیت کی جتنی ضرورت آج ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔
9. جو بچے پرورش کے زمانے میں اچھی صحبت نہیں پاتے، بسا اوقات وہ جوان ہو کر ماں باپ کے لیے تکلیف و پریشانی کا سبب بنتے ہیں۔
10. جو والدین اپنی اولاد کی دُرست تربیت نہیں کرتے، اُنہیں شرمندگی و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہٰذا اچھے والدین کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی اولاد کو قرآنِ کریم سے محبت اور اس کے احکام پر عمل کرنا سکھائیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو عاشقِ رسول اور نیک بنائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں و آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چھینکنا بھی ایک اہم امر یعنی کام ہے اس کی بھی سنتیں اور آداب ہیں۔ لیکن افسوس! مدنی ماحول سے دور رہنے کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلسلے میں کوئی معلومات نہیں ہوتیں، جہاں چھینک آئی زور زور سے "آ کچھی آ کچھی" کر لیا۔ حالانکہ ہمیں اس کی بھی سنتیں و آداب سیکھنے اور ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ

❀ چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳) حضرت عبادہ بن صامت و شداد بن اوس و حضرت واثلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کسی کو ڈکار یا

چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔(شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی تکریر العاطس، حدیث:۹۳۵۵، ۳۲/۷) ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا سنت ہے، بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہے۔سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰهُ(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔اگر جواب میں تاخیر کردی تو گنہگار ہو گا۔صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہو گا توبہ بھی کرنا ہو گی۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فرشتے کہتے ہیں، رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہے، تو فرشتے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے۔(طبرانی اوسط، حدیث:۳۳۷۱، ۳۰۵/۲) ❀ جواب سن کر چھینکنے والا کہے یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یوں کہے، یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ(اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے)۔(الفتاوی الهندیه، کتاب ما یحل وما لا یحل، الباب السابع فی السلام...الخ، ۳۲۶/۵) ❀ چھینکنے والا زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے دونوں کو ثواب ملے گا۔(الفتاوی الهندیه، کتاب مایحل ومالا یحل، الباب السابع فی السلام...الخ، ۳۲۶/۵) ❀ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے۔دوبارہ چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲) حضرت ایاس بن سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی، میں بھی موجود تھا۔نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یَرْحَمُكَ اللّٰه،(اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) اسے دوبارہ چھینک آئی تو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے زکام ہو گیا ہے۔(ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء کم یشمت العاطس، ۳۴۱/۴، حدیث:۲۷۵۲) اے ہمارے پیارے

اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں چھینک کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴿3﴾ رحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرُودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[3]

﴿6﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

﴿1﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

---

[1] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[2] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[3] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[4] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(1)

﴾2﴿ ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نُسخہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔(2)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

****

(۔۔۔**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**۔۔۔) 9 رجب المرجب 1438ھ، 6 اپریل 2017

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا،

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے کو یعنی **8 اپریل** بعد نمازِ عشاء تقریباً 9 بجے (09:00pm) ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہوگا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

---

[1] ...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

[2] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ **"زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"** مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے! (۞) ابو! کیا آپ مجھے قتل کرنے لگے ہیں؟ (۞) 8 بیٹیوں کو کیسے زندہ درگور کیا گیا؟ (۞) 5 لرزہ خیز وارداتیں (۞) زندہ بچّی پریشر کُکر میں ڈال کر چولہے پر چڑھا دی (۞) اچّھی نیّت سے بیٹے کی خواہش (۞) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلم کی مقدّس اولاد کی تعداد (۞) بیٹی پر ماہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلم کی شفقت (۞) الٹراساؤنڈ کی غَلَط رپورٹ نے گھر اُجاڑ دیا (۞) اولادِ نرینہ کے 10 روحانی علاج (۞) الٹراساؤنڈ کا ایک اَہم مسئَلہ۔۔۔ اس کے علاوہ مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے **"امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ **"زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"** کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب اور **نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے گھر گھر، دکان دکان یہ رسالہ تقسیم کیجئے**۔ بڑا سائز (15) روپے چھوٹا سائز (8) روپے ہدیہ

الحمدللہ عزّوجل! مجلس تراجم کی طرف سے اس رسالے کا (11) زبانوں "مثلاً! سندھی، انگلش، گجراتی، پشتو، اور بنگالی وغیرہ میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ھے۔

رسالہ **"فیضانِ سَیِّد احمد کبیر رفاعی"** اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے: (۞) آپ کا نام و سلسلۂ نسب (۞) پیدائش سے پہلے ولایت کی بشارت (۞) 7 دَرویشوں کی 7 بشارتیں (۞) ایک سال تک نصیحت کی تکرار (۞) عمر رسیدہ لوگوں پر شَفْقت (۞) امام رفاعی اور اولیائے اُمَّت۔ (15) روپے ہدیۃّ

نیا رسالہ " **فیضانِ بی بی مریم** ": حضرت سیدتنا مریم رحمۃ اللہ تعالیٰ عَلَیْہَا کے فضائل و کرامات کے بیان اور مختلف مدنی پھولوں سے معمور تحریری مدنی گلدستے میں کیا ہے؟ آیئے! سُنیئے: (۞) فضل و کمال کی حامل عظیم بچی کا تعارف (۞) حضرت مریم رحمۃ اللہ تعالیٰ عَلَیْہَا کو بیٹے کی بشارت (۞) آپ کا جذبۂ خدمتِ دِین (۞) آپ کا مریم نام کس نے رکھا؟۔۔۔ 25 روپے ہدیہ۔۔

رجب میں یہ دُعا پڑھنا سُنّت ہے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَان

اے اللہ عزوجل! تو ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا (المعجم الاوسط للطبرانی ج3ص85حدیث:3939)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول

تاریخ	سُنّتیں، آداب اور فضائل کا بیان مع حوالہ	دُعا مع حوالہ	اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے۔
6اپریل 2017ء	اذان کے 14 مدنی پھول (فیضانِ اذان ص9)	عِیادت کرتے وقت کی دُعا (مدنی پنج سُورہ ص222)	
13اپریل 2017ء	اِقامت کے 7 مدنی پھول (فیضانِ اذان ص13)	اِفطار کے وقت کی دُعا (مدنی پنج سُورہ ص214)	

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔